سید کاشف گیلانی

مولانا اعظم طارقؒ کی شہادت پر

ظلمتیں اس راہ میں بڑھتی رہیں گی دم بدم
آہ کس رستے پہ چل نکلے نقیبانِ حرم

اب کوئی بزدل بھی چڑھ دوڑے اگر ہم پر تو کیا
قیصرو کسریٰ کے فاتح کھو چکے اپنا بھرم

نزع کے عالم میں پوچھے بادشاہوں سے کوئی
کام کس کے آ سکے ہیں دنیوی جاہ و حشم

حیف ہے ایسی سیاست پر عزیزانِ وطن
ہوگئے کتنے ہی عالم راہیٔ ملکِ عدم

دے رہے ہیں ہم اذانیں مسجدوں میں صبح وشام
دل سے نکلے ہیں تفرقوں کے کہاں لیکن صنم

ہم سے پوشیدہ کوئی بھی چیز رہ سکتی نہیں
ہم کو دے رکھا ہے قدرت نے اک ایسا جامِ جم

جانتا ہوں میں کہ اربابِ حکومت چپ ہیں کیوں
بے خبر ہوں کس لیے خاموش ہیں اہل قلم

اُن سے کہہ دو عنقریب آئے گا روزِ احتساب
جن کے ماتھے ہوگئے ہیں شاہ کی چوکھٹ پہ خم

ہے دعا کاشفؔ تجھے اللہ دے عمر دراز
کوئی تو اس دور میں حق کہہ رہا ہے کم سے کم

نوابزادہ نصراللہ خان مرحوم

نغمے سُنا کے بُلبُلِ احرار چل دیا
جمہوریت کا قافلہ سالار چل دیا

سوتے ہوؤں کو کون جگائے گا دوستو
کرتا رہا جو قوم کو بیدار چل دیا

بُنیاد اُس نے رکھی سیاست میں صبر کی
بخشا تھا جس نے صدق کو کردار چل دیا

ٹکراتا رہا جورِ حکومت سے بار بار
اہلِ ستم کے راہ کی دیوار چل دیا

سرخیل تھا وہ قافلہٗ اہلِ جنوں کا
رکھتا تھا ذوقِ فطرتِ دُشوار چل دیا

وہ جانتا تھا کوئے سیاست کے پیچ و خم
رہتا تھا شاطروں سے خبردار چل دیا

توڑا غرور اُس نے سلاطینِ وقت کا
اُلٹائے جس نے جبر کے دربار چل دیا

اُس جیسا کوئی اور کہاں، حزبِ اختلاف
چھیڑی تھی جس نے ظلم سے پیکار چل دیا

حاصل رہی تھیں اُس کو بخاریؒ کی صحبتیں
کاشفؔ نقیبِ سیدِ ابرار ﷺ چل دیا